ہفتہ وار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۴۹) | مطبوعہ ۳ - دسمبر ۱۸۹۶ء بروز جمعہ | جلد (۲۵)

ایڈیٹوریل نوٹس

بیداری ہندوستان

ہم اس ہفتہ اُن مضمونوں سے جو گذشتہ مہینوں میں ہندوستان کی بیداری کی نسبت مختلف انگریزی اخباروں میں شایع ہوتے رہے ہیں ترجمہ کر کے پیش ناظرین کرتے ہیں۔ ہم مصنف مضمون کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ بلا شک بیداری ہندوستان اس بات پر منحصر ہے کہ تمام مسیحی لوگ اور خاصکر مسیحی خدمت گذار بائبل کے مطالعہ اور دعا میں سرگرم ہوں۔ اِن دو باتوں کے بغیر نہ تو روح کی بھرپوری اور نہ روحانی تازگی ہو سکتی ہے اور اِن کے بغیر مسیحی خدمت گذار اوروں کو مسیح کے پاس کھینچ لانیکا باعث نہیں ہو سکتے۔ اے مسیحی کارندوا کیا ہمکو اس میں غیرت نہیں کہ اوروں کے بچانے کے وسیلہ ہوں اگر نہیں تو ہم پر افسوس۔ ہمیں نادم ہو کر اِس خدمت کو چھوڑ دینا واجب ہے۔ اور اگر غیرت و حمیت ہے تو ہم اُس قیمت کے دینے سے جو اس برکت کے لئے مقرر ہوئی ہے انکار نہ کریں یعنے ہم اپنا بہت سا وقت دعا اور بائبل کے مطالعہ میں صرف کریں +

اِن دنوں ہماری نظر سے کلام کی ایک ایسی آیت گذری جو اس موقع کے مطابق اور نہایت برجستہ ہے آجکل مسیحی لوگ ایک دوسرے کو دعا کرنے کے لئے ترغیبیں دے رہے ہیں۔ لیکن ترغیب و تحریص کے علاوہ اِس امر میں ہر شخص پر لازم ہے کہ ہر ایک اپنا اپنا فرض بخوبی سمجھے جیسا کہ ذکریاہ میں لکھا ہے اب ایک شہر کے باشندے دوسرے شہر جا کر کہینگے کہ آؤ جلدی سے تاکہ ہم خداوند کے چہرہ کو مناویں اور رب الافواج کو ڈھونڈیں۔ میں بھی ہاں میں ہی جاؤنگا ذکریاہ ۸: ۲۱۔ اِس میں ہمارے آپس کے فرض بہت اچھی طرح بیان کئے گئے ہیں۔ نہ صرف فرض یہہ ہے کہ ہم ایک دوسرے کو ترغیب دیں بلکہ یہہ بھی فرض ہے کہ ہر ایک اپنی طرف سے فیصلہ کرے کہ میں بھی ہاں میں ہی جاؤنگا۔ اگر اِس امر میں ہر ایک اپنا اپنا فرض سمجھے اور خدا کے چہرہ کو مناوے اور رب افواج کو ڈھونڈیں تو ساری کلیسیا خدا کی نزدیکی حاصل کریگی۔ لیکن اگر بعض یہہ خیال کریں کہ اور لوگ تو دعا کرتے ہی ہیں میں دعا کرنے کی تکلیف کیوں اُٹھاؤں اور لوگ ڈھونڈ رہے ہیں۔ اُنہیں کے وسیلہ سے مجھے بھی فایدہ ہو جائیگا تو ہم بڑے زور کے ساتھ کہتے ہیں کہ ایسی حالت میں فائدہ بہت کم ہوگا اور ایسے کم اعتقادوں کے سبب سے ساری کلیسیا خدا کی قربت حاصل کرنے سے محروم رہے گی ہماری عرض یہہ ہے کہ سب لوگ بالاتفاق مصمم ارادہ کر کے کہدیں کہ میں بھی ہاں میں ہی جاؤنگا +

ریاست کوٹہ میں مسمی نتیانند و شیشورانند آریہ سماجی سادہوؤں نے آلارام ساگر سنیاسی پر دعویٰ

سلسلہ کے دیکھو صفحہ ۱۲ کالم اول

نورافشاں

پادری۔ اے۔ ایچ۔ یوئنگ صاحب۔ ایم۔ اے۔ ایڈیٹر

پادری۔ ایچ۔ گولکناتھ صاحب ٭ پادری غلام مسیح صاحب، ایسوشیئیٹ

پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے ٭ پادری پی سی ساہو صاحب ایڈیٹرز

بیداری ہندوستان

ماہیت مضمون



اے ناظرین میری خواہش ہے کہ جوں جوں تم اس مضمون کا مطالعہ کرو۔ ماہیت مضمون پر خوب غور کرو۔ راستباز کی منت جب استعمال کی جاتی ہے بڑی تاثیر رکھتی ہے (یعقوب ۵-۱۶) آدمی اپنی راہیں کس طرح صاف کر رکھے اسپر خوب نظر کرنے سے تیرے کلام کے مطابق (زبور ۱۱۹-۹)

ایک دیسی مشہور مسیحی نے کہا کہ زیادہ تو سرد مہر عیسائی لیکر کلیسیا کیا کرےگی جب یہ اُن ہی کی ہو کہ اُس کے پاس ہے اچھی طرح خبر گیر نہیں ہے۔ کیونکہ خدا نے اپنے لوگوں سے یہی کہا ہے کہ اگر تم سکھلاؤ ان باتوں کو جن کو میں نے تمہارے سپرد کیا ہے۔ نہ چراؤ تو میں اور کیونکر دے سکتا ہوں۔

کے۔ سی۔ بینرجی نے کلکتہ کی کانفرنس میں صاف کہا تھا کہ جو کچھ کلیسیا میں کمی ہے وہ دعا و مطالعہ بائبل ہے۔ ایک مشنری کہتا ہے کہ جس وقت دیسی کلیسیا دعا مانگنے میں سرگرم ہو تو گویا فوج کا افسر کہتا ہے کہ ہم کو کلی یقین ہے۔ کہ ہم ہند کو ضرور فتح کریں گے۔ بھلا دعا کیوں ضروری ہے؟ مسیح کی طرح پوشیدگی میں دعا کرنا مسیح کی طرح عوام الناس میں آشکارا ہونا ہے۔ کیونکہ ہماری محنت کی کامیابی کا دار و مدار صرف دعا ہی ہے۔ لیکن جب ہم اُس محنت کو جو خدا کے لئے کی جاتی ہے۔ اپنی دعاؤں کا منتظر بنائیں تو ضروری ہے۔ کہ ہماری روحانیت میں کمی واقع ہو۔ کیونکہ ہر وقت شیطان کی یہی کوشش ہے۔ اور اسی دُھن میں ہے۔ کہ وہ خدا کے لوگوں کو دعا سے ہٹا کر۔ کام و محنت کی طرف ترغیب دے اور لیل و نہار اسی میں مشغول رکھے فنی صاحب کہتے ہیں کہ دعا ہماری روحانیت کی زنجیر کی ایک مضبوط کڑی ہے۔ سینکڑوں کارندوں نے بڑی سرگرمی سے منادی کی۔ رسالہ جات تقسیم کئے۔ مگر ششدر رہے کہ نتیجہ جیسے چاہئے تھا۔ ظہور پذیر نہ ہوا۔ شاید وہ اس بات کو بھول گئے کہ۔ سچائی بغیر خدا کی روح کے جو کہ سرگرم دعاؤں پر عطا ہوتی ہے حسب الخواہش نتیجہ ظہور پذیر نہیں کرتی۔ اے ناظرین میں آپ کی منت کرتا ہوں۔ کہ آپ برائے مہربانی ماہیت مضمون کو فرو گذاشت نہ کریں۔ سچی دعا ہمیشہ مطالعہ بائبل میں منسلک ہوتی ہے۔ اور یہ دونوں مل کر خدا کے کام میں کامیابی بخشتے ہیں۔ خداوند مسیح کو دیکھو کہ وہ مطالعہ بائبل میں کیسا سرگرم اور مرد دعا تھا۔ اُس کی مطالعہ بائبل کا علم اور اُس کا استعمال اُس کی خدمت ہمارے لئے کافی شہادت ہے۔ اُس کے لئے جس نے سب باتوں میں سوائے گناہ کے اپنے آپ کو ہماری طرح بنایا یہہ کہنا سزاوار ہے۔ کہ وہ بالکل بلکہ ہر حالت میں خدا کے ساتھ ساتھ چلتا تھا۔ اُس کی سوانح عمری کا خاص حصہ جو کہ ہمارے مقصد کو پورا کرتا ہے حضرت مرقس نے بیان کیا ہے۔ اناجیل میں سے دوسری انجیل مسیح کی سرگرمی پر زور دیتی ہے۔ اور اپنی زبان حال سے یوں فرماتی ہے۔ کہ وہ یعنے مسیح ایک کامل آدمی تھا جس میں غائت درجے کی سرگرمی و ہمت تھی اُس کی زندگی کی کلید ان پُر تاثیر الفاظ میں ملفوف تھی۔ فی الفور حسکم اختیار۔ فرماں بردار ہو۔ مرقس بیان کرتا ہے۔ کہ خداوند مسیح کام میں اس قدر مستغرق رہتے تھے۔ کہ کھانا وغیرہ بھی بھول جاتے تھے۔ ایسا کہ اُس کے دوست وغیرہ اُس کو شوریدہ سر سے ملقب کرتے تھے۔ تاہم بھی اُس کی سرگرمی عمدہ نتائج میں ظہور پذیر ہوتی تھی ایسا کہ لوگ اُس کی کارروائی پر ششدر و حیران رہتے تھے۔ کیا یہہ نتائج ہماری کوششوں کے نتیجوں کے ساتھ مطابق ہو سکتے ہیں؟ ایک تجربہ کار مسیحی کارندہ کہتا ہے۔ کہ کوشش کے مقابلہ میں نتیجہ بہت کم ہے۔ وہ کہتا ہے کہ گذشتہ سال اُس سوسائٹی میں جو کہ ہندوستان میں بہت بڑی سوسائٹی ہے۔ بیان کیا گیا۔ کہ تین ہزار کارندوں سے دو اصطباغ ظہور پذیر ہوئے۔ وہ کہتا ہے کہ ان نتائج کے لئے خواہ ہم کوئی دلیل پیش کریں لیکن ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ یہہ کام خدا کی روح کی قدرت کے ساتھ ہے۔ اور چونکہ خدا سچا ہے۔ اِس لئے میں اس نتیجہ سے گریزاں نہیں۔ مسیح اور حال کے کارندوں کے کام کے نتائج میں امتیاز کرنا۔ کچھ مشکل بات نہیں خدا کا کلام لے لو اور خداوند مسیح نے اِس حکم کی پوری تعمیل کی۔ کمال آرزو و منت کے ساتھ ہر وقت روح میں دعا مانگو (افسیوں ۶: ۱۷ و ۱۸) اُس نے اپنے شاگردوں کو اپنی زندگی کا بھید ان الفاظ

فرمایا "کہ خدا پر ایمان رکھو" یہہ جنس دعا سے نکل جاتی ہے۔ میں خدا کی روح سے دیووں کو نکالتا ہوں۔ خداوند مسیح نے اپنا کام شروع کرنے سے پہلے تیس برس مطالعہ بائبل اور اِس دعا کی روح میں صرف کئے کہ اے خدا مجھے اپنی راہ بتا۔ میں تیری سچائی پر چلونگا۔ اے خدا میں تیری مرضی پورا کرنے کو آیا ہوں تین برس کے عرصہ میں جو قدرت ظاہر ہوئی وہ اُس دعا کے سبب سے تھی جو وہ روح میں کیا کرتا تھا اپنی خدمت میں وہ ہمیشہ حجرے میں جاکر اپنے باپ سے دعا کیا کرتا تھا مرقس کی انجیل کو گوشہ نشینی و دعا خلوتی کی انجیل کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اِس میں قریباً گیارہ موقعوں پر خلوتی دعا کا ذکر ہے۔ کفرناحوم میں کاروبار سے فارغ ہو کر صبح علی الصباح اُٹھکر پہاڑ پر گیا اور وہاں دعا مانگی بھیڑ کو کھلانے کے بعد اُس نے پہلے اپنے شاگردوں کو روانہ کیا پھر لوگوں کو بعد میں پہاڑ پر دعا مانگنے کے لئے تشریف لیگئے پہاڑ پر جب وہ دعا مانگ رہا تھا اُس کی صورت بدل گئی جونہی کہ وہ نیچے اُترا اُس نے اُس کام کو جس کو اُس کے شاگرد بغیر دعا کے پورا نہ کر سکے پورا کیا۔ اپنی آزمایش کی گھڑی میں وہ باغ میں دعا مانگنے گیا اے ناظرین میں پھر آپ کی منت کرتا ہوں کہ ہم ماہیت مضمون کو فروگذاشت نہ کریں ہنری مارٹن نے اپنے دفتر کی کھڑکی پر [illegible] یونانی زبان میں کلام کی یہہ ہدایت لکھی۔ اے تو جو سوتا ہے جاگ۔ یہہ دعا نہ تھی اُس نے نبی کی بلاہٹ خدا کے حضور میں پڑھی تھی اے خداوند کے بازو بیدار ہو۔ بیدار ہو۔ ہمت باندھو لیکن اُس نے اُسی باب میں اور اُس سے اگلے باب میں خدا کے دوبارہ جواب کی نسبت بھی پڑھا تھا بیدار ہو۔ بیدار ہو۔ استادہ ہو۔ بیدار ہو بیدار ہو۔ ہمت باندھو۔ (یسعیاہ ۵۱-۵۲) اُس وقت خدا سوتا نہ تھا اور نہ اب سوتا ہے گو خوابیدہ معلوم ہوتا تھا مگر حقیقت میں وہ خوابیدہ نہ تھا وہ ہر وقت و ہر لحہ اپنے کلام کے پورا کرنے میں بیدار ہے اور رہے گا۔ (یرمیاہ ۱-۲) اُن کے حق میں جن کے دل کامل طور سے اُس کی طرف لگے ہیں اپنے آپ کو مضبوط ظاہر کرنے کے لئے اُس کی آنکھیں ساری زمین میں دوڑتی پھرتی ہیں تاکہ اُن کی مدد میں جن کا دل اُس پر تکیہ کرتا ہے قوی دکھلائے۔

۲۔ تاریخ ۱۶: ۹ ؛

مارٹین کی کھڑکی کا یونانی کتبہ خدا کا حکم تھا۔ اس نے چاہا کہ یہہ بلاہٹ اُن کے لئے مدامی تریاق ہو۔ خاصکر اُس بے ہوشی کے لئے جس میں بہت سے خدا دوست اکثر مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ہنری مارٹین نے اِس بلاہٹ کی ضرورت کو مخصوص کیا۔ کیا ہم بھی کرتے ہیں۔ جونہی کہ وہ ہندوستان میں وارد ہوا۔ اُس نے تحریر کیا کہ سب سے تعجب کی بات جو کہ انگلینڈ کی نسبت میں یہاں دیکھتا ہوں۔ رایوں کا اختلاف ہے۔ انگلستان میں ان لوگوں کی تعداد کو جو کہ دین مسیحی اختیار کرتے تھے۔ دیکھ کر میرا دل مارے خوشی کے پھولا نہ سماتا تھا۔ لیکن یہاں اِس ظاہرا نا امیدی سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب ایمان مضبوط نہ ہو ہمت قایم نہ رہیگی ؛

مدراس میں ماہ اپریل ۱۸۰۶ء کے جرنل میں مارٹن صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میں روشنی میں چلکر شن کی بات سوچتا تھا اول ہی اول میں بہت ہی بے دل اور آزردہ خاطر ہوا۔ لیکن خدا نے عجیب طرح سے میری مدد کی بے شک میں پھر بھی کہونگا کہ اے کوہ عظیم تیری کیا ہستی ہے تو زروبابل کے آگے میدان ہو جائیگا خدا کے سامنے یہہ کچھ بھی مشکل نہیں یہہ ضرور ہی ہوگا۔ وہ پھر لکھتے ہیں کہ میں اِس ملک کے باشندوں کے لئے روز روز دعا کرتا ہوں کہ خدا اُن کی روحوں پر روح پاک کی شبنم برساوے۔ ہم سب مارٹن کی اُس خواہش سے جو اُس نے ہندوستان میں وارد ہوتے ہی ظاہر کی بخوبی واقف ہیں "کاش کہ میں خدا کے لئے سوختہ ہو جاؤں" بے شک وہ خدا کے لئے سوختہ ہوا لیکن کوئی آدمی خدا کے لئے سوختہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ سوختہ ہونا شروع نہ کرے۔

مارٹن کیوں خدا کے لئے سوختہ ہوا۔ اور کس چیز نے اُس کو حالت سوختہ میں قایم رکھا۔ وہ ہی کتبہ جو اُس کی کھڑکی میں لگا ہوا تھا وہ خدا کے لئے سوختہ ہوا کیونکہ اُس نے اُن وسایل کو جن کو خدا نے مقرر کیا تھا استعمال کیا اُس نے شعلہ کو مطالعہ بائبل و دعا کے ایندھن سے جاری رکھا۔ اُس بیابان میں جہاں روٹی و پانی کا نام و نشان نہ تھا وہ آسمانی من و چٹان کے پانی سے پرورش پاتا رہا۔ چونکہ وہ ہر روز خدا سے دعا کرتا اور مطالعۂ بائبل میں مشغول رہتا اِس لیئے اُس کی زندگی کلام اور روح پاک سے اصلاح پاتی گئی۔ اے ناظرین چونکہ نتایج بہت ہی ضروری ہیں اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ آپ ماہیت مضمون کو مدنظر رکھیں۔ بجائے غیر اقوام کے خدا ہم کو بلند آواز سے پکار رہا ہے۔ وہ امید۔ ایمان۔ محبت دینے کے لئے تیار ہے۔ ایسا کہ ہم ہند کو اُس کی برکتوں سے فتح کریں اُس کی جلالی روشنی میں ہم نے اپنی شکست کو معلوم کر لیا ہے۔ اِس میں کچھ بھی شک نہیں کہ روحوں کے بچانے کے لئے جو کمی ہے وہ مطالعۂ بائبل۔ دعا۔ و روح القدس کی غیر موجودگی ہے۔ پہلے ہم کو چاہیے کہ اِن کو خدا سے طلب کریں۔ انجین نے معلوم کیا تھا کہ مخصوص چیزیں ضرور برباد کرنی چاہیئے۔ کیونکہ فتح کا دارومدار صرف فضل ہی پر ہے ہمکو اِس حکم کی پوری تعمیل کرنی چاہیئے۔ خدا کے کلام کو دعا کے ساتھ استعمال کرو۔ کیا ہند بیدار ہوگی اگر نہیں تو

مراسلات

شق القمر غیر ممکن

اوّل- الہامی نوشتے معجزہ قمری دکھلا کر آیندہ کے لئے اُس کی راہ ایسی مسدود فرماتے ہیں کہ محمد یا نانک وغیرہ کے لئے اُس کے امکان تک کو اُٹھا اور مٹا ڈالتے ہیں پس چہ جائے کہ قرآن کے معنے زبردستی کھینچ کھانچ کر شق القمر بعہد محمد ہوا ہو- چونکہ یہہ معجزہ یشوع بن نون پر مخصوص و ختم ہو چکا تھا- یشوع ۱۰: ۱۲ و ۱۳ و حبقوق ۳: ۱۱ پس کیوں گستاخی کی جاتی ہے اور قرآن کی تطبیق انجیل پر کیوں مخالفت کا طمع تھوپا جاتا ہے- افسوس

دراصل اہل اسلام کو مناسب تھا کہ دیانت دکھاتے رہتے اور جس قدر قرآن اس بارہ میں پیش کرتا اسی قدر کو انجیل کی محک پر کس کر عہد احمدیہ کی معجزہ سنجی سے توبہ کرتے ہمارے لخت جگر برادران اہل اسلام دیکھ سکتے ہیں کہ سورہ قمر کی آیت اول کے پہلے فقرے میں اقتربت الساعۃ لکھا ہے جس سے کہ جملہ مفسرین ساعت قیامت مراد لیتے* ہیں بلکہ قرآن کی ضمیر بھی راجع بر ساعت قیامت ہے جیسا کہ پاک نوشتے پر زور کہہ چکے تھے کہ ایسا واقعہ آخرتیں ہاں ساعت قیامت میں ہوگا- پاک کتاب میں سے دیکھ لیجئے- یسعیاہ ۱۳: ۱۰ و ۲۴: ۲۱ و ۲۳ حزقی ایل ۳۲: ۷ یوایل ۲: ۳۱ و ۳: ۱۵ متی ۲۴: ۲۹ مرقس ۱۳: ۲۴ لوقا ۲۱: ۲۵ یسعیاہ ۶۰: ۱۹ عاموس ۵: ۲۰ و ۸: ۹ اعمال ۲: ۲۰ مکا ۶: ۱۲ وغیرہ ؛

دوم- اگر تسلیم بھی کیا جاوے کہ خلاف پاک نوشتگان و قرآن یہہ معجزہ ضرور عہد احمدیہ میں ہوا تو لازم بلکہ فرض ہوگا کہ عدم وجود معجزہ کی تنگی (جو کہ قرآن میں علوی) کے وقت تو ضرور بتلایا گیا ہوتا کہ قمری شق کافی ہے مگر وہ کہاں ؛

سوم- اگرچہ قرآن ساکت ہے تاہم کسی معتبر تواریخ سے پیش کش کریں ؛

خاتمہ- اصل بات یہہ ہے کہ محمد کے عہد میں شق القمر نہیں ہوا- اس کے اثبات میں پاک نوشتے اس واقعہ کا انسداد دکھلاتے ہیں- پھر قرآن بھی بحر سکوت میں غوطہ زن ہے البتہ ساعت قیامت پر ایک ڈیڑھ حرف کا فقرہ جڑا ہوا ہے جو کہ پاک نوشتوں سے مستعار نہیں ہوا بلکہ مسروقہ- افسوس کہ سارق گستاخ ہو ؛

پیارو اب وقت ہے کسی بیگانہ سے یگانگی کی جستجو نہ کیجئے بلکہ نبیوں کے ساتھ جیتے جی اتفاق کیجئے تب اپنے دلوں میں آرام پاؤ گے اور خدا کے کلمہ کو پہچان کر مسجود بناؤ گے

راقم
ملک عش خاں از چکوال ضلع جہلم- انجیلی سپاہی

* نوٹ- [illegible] ساعت قیامت [illegible]

تعجب تعجب تعجب

نہایت تعجب کی بات ہے کہ چند روز ہوئے کتاب انجام آتھم از تصنیف مرزا غلام احمد قادیانی مع ضمیمہ مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا- اس میں جس قدر اس نالائق نے مسیح ابن مریم کو برا بھلا کہا ہے- مثلاً یہہ کہا ہے کہ مسیح جھوٹ بولتا تھا اُس کا میلان فاحشہ عورتوں کی طرف ہوتا تھا اور مسیح بے وقوف تھا- مسیح نے جو کچھ معجزے دکھلائے وہ ایک دھوکہ تھا- وغیرہ- اس کا حساب تو خدائے قادر مطلق کو آپ نے دینا ہوگا- مگر اس بات سے سخت تعجب ہے کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اس کے ثبوت میں بہت کچھ آپ بتلاتے ہیں منجملہ ان کے ایک یہہ بھی آپ آسمانی نشان بتلاتے ہیں کہ میں اعلیٰ درجہ کا عربی دان اور عربی زبان میں انشا پرداز ہوں چنانچہ نور الحق اسی واسطے تصنیف کی کہ کوئی اُس کے مقابلے میں لکھے- جو لوگ کچھ بھی عربی سے واقف ہیں وہ تو اس کو اس کی گوز شتر کے برابر بھی وقعت نہیں رکھتے- ہاں- وہ نادان جو عربی سے بے علم ہوتے ہیں اُس کے دام میں پھنس جاتے ہیں اور اُس کو برحق ملتے ہیں- جناب مرزا صاحب کو واضح ہو کہ آپ عربی دانی میں ابھی طفل ابجد خواں ہیں پنجاب میں بھی اعلیٰ درجہ کے فاضل اور عربی میں اعلیٰ درجہ کے منشی موجود ہیں جو آپ کو پڑھا سکتے ہیں- مگر انہوں نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ یہہ ہماری کرامت ہے ؛

کتاب انجام آتھم میں جو آپ کا مکتوب عربی ہے اس میں ایسی ایسی فاش غلطیاں ہیں کہ جن کو دیکھ کر آپ کی عقل و دانش پر رونا آتا ہے- کہ اُس کے دماغ میں کیا فتور پڑ گیا- مکتوب عربی میں آپ نے اور کتابوں کی عبارتیں چرا کر اپنی کتاب میں توڑ مروڑ کر داخل کی ہیں اور بعض جگہ بعینہ دوسری کتابوں کی عبارت رکھ لی- اس بات سے مجھے سخت تعجب آتا ہے کہ اوروں سے چوری کر کے اپنی کرامت ظاہر کرنی- ابست فی الماء وانف فی السماء یہہ سرمایہ علمی اور اتنے لمبے دعوے
اب ناظرین کی خدمت میں وہ فہرست پیش کی جاتی ہے کہ آپ نے جو جو فقرے مقامات حریری سے چرا کر اپنے مکتوب عربی میں داخل کئے ہیں- جو صاحب چاہیں بیشک مقابلہ کر لیں ؛



صفحہ انجام آتھم	عبارت مقامات حریری	مقامہ	صفحہ حریری
۱۰۰	ابن کل تربتہ واخا کل غربتہ	۴۲	۳۲۱
۱۰۱	یوخزونہ باسنة اللوم	″	۳۲۲
″	یجد ما یجد الحائر الوحید	۴۳	۳۲۰
۱۰۳	قویم الشطاط حصوم النشاط	۲۸	۲۰۱
۱۰۴	ثم اخذت فی کسع الہنات بالحسنات وتلا فی الصفوات قبل الوفات	۴۱	۳۱۶
″	مذ تات اہل الدیانات	″	″
۱۰۵	لا یضیی منشرہ الی الطی	″	″
″	ضئیم الرہن مدید البوس	″	″
۱۰۶	فی حلقة ملتحمة ونظارة مزدحمة	″	″
۱۰۷	فی ناد محشود ومحفل مشہود	۴۲	۳۲۱
۱۰۵	انحف من المغازل واضعف من الجوازل	۱۳	۸۴
۱۹۳	لا بسی جلد النمر وحاجمی جحوم السیل المنہمر	۲۷	۱۹۰
۲۰۱	فی سرحة کثیفة الاغصان وریقة الافنان	″	۱۸۷
۲۵۲	بل ہی کاللباس المستبذل والوعاء المستعمل	۴۳	۳۳۷
۲۳۹	کالجملة المتناسبة الاجزاء	۳۶	۲۸۱
۲۴۶	ثم رأیت ان لا تصنیف علی من یاتی الکنیف	۴۷	۳۶۹
۲۴۴	ان یبعک او یصفق یحک	۲۷	۱۸۹
۲۴۶	بکتہ سواد طالبیہ	دیباچہ مقامات حریری	۷
۲۵۰	استنزل العصم من المعاقل	۱۱	۱۱۷
۲۵۱	عقدة مستصعبة الافتتاح او کزندة مستعسرة الاقتداح		۳۲۶
۲۵۵	نفع وجہ ریاتہ وکر شخصہ کمر مائبہ	۶	۴۹
۹۷	تعانی عنہ المعرسے وتعاصی الکری	۴۳	۳۲۹
۹۱	ثالثة الاثافی	۷	۴۶
۹۹	سیرے انوس من الاماق	″	″

انجام آتھم صفحہ ۹۵ میں لا یضیی منشرہ الی الطی واقعہ ہی اور حریری کے صفحہ ۳۱۶ مقابلہ ۴۱ میں ہی نا یضیی منشرہ الی الطی حریری کی کلام ہی کچھہ واسطہ نہیں۔ مگر مرزا صاحب سے میں پوچھتا ہوں لا یضیی منشرہ الی الطی کے کیا معنے ہوسکتے براہ مہربانی فرماویں یا حریری کے فقرہ ہی کو گندہ کیا ہی۔

پبلک اور میرزائی صاحبان سے التماس ہی کہ ایسے آدمی کے دہوکہ سے بچیں +

الراقم

ایم۔ بی۔ طالب علم اورینٹل کالج لاہور

مشن فیلڈ

علاقہ بار میں نہریں جو لی جارہی ہیں۔ وزیرآباد کی حدود سے لیکر جھنگ کی حدوں تک پانی کی نہریں جاری ہیں۔ سینکڑوں گاؤں آباد ہوگئے۔ اور ہوتے جاتے ہیں۔ کھیتیاں سرسبز اور دانہ بافراط ہی۔ لوگ خوشحال نظر آتے ہیں لائل پور ایک نہایت خوبصورت شہر آباد ہو رہا ہی۔ امسال نئی آبادی یا پانی کی خرابی کے باعث اس علاقہ میں بخاری تپ کا بہت زور رہا۔ بہت لوگ بیماری کے باعث بھاگ گئے۔ گھر گھر تپ کے مریض پڑے ہیں +

گورداسپور۔ سیالکوٹ کے اضلاع کے بہت دیہاتی مسیحی اس طرف آکر آباد ہوگئے ہیں۔ اور وہ ابھی بے چوپان پھر رہے ہیں۔ خاص لائل پور میں سی۔ ایم۔ ایس نے مشن قائم کرنے کو زمین خرید لی تھی۔ مگر یہہ تو ابھی تجویزوں ہی میں رہے۔ کیونکہ یو۔ پی مشن اور آر۔ پی مشن نے اپنے بنگلے قائم کرلئے۔ اور کام شروع کردیا۔ چنانچہ یو۔ پی مشن کی طرف سے پادری مارٹن صاحب یہاں مقیم ہیں۔ اور آر۔ پی کی طرف سے سُنا ہی کہ پادری بھیجنا مقرر ہوا ہی۔ سی ایم۔ ایس کو حکم ہوا ہی۔ کہ تم جھنگ میں جاکر کام کرو لائل پور کو چھوڑ دو۔ سنا ہی کہ یہہ تجویز منظور بھی ہوگئی ہی۔ کیسی افسوس کی بات ہی۔ کہ دو مشن ملکر ایک جگہہ کام نہیں کرسکتے۔ کیوں تینوں مشن ملکر کام نہ کریں۔ تینوں کے علاقوں کے مسیحی یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سی۔ ایم۔ ایس بڑی بھاری غلطی کریگا۔ اگر وہ لائل پور کے علاقہ کو چھوڑ دے سبب یہہ کہ کوئی دیسی لائق کارندہ موجودہ دونوں مشنوں میں مجھے یہاں نظر نہیں آتا۔ مانا کہ پادری مارٹن صاحب ایک دیندار اور غیرت مند مسیحی ہیں۔ مگر وہ یہاں کی گرمی کی کہاں تک برداشت کرسکینگے۔ اور سال میں کتنی بار بنگلہ کے باہر جاسکینگے۔ ایک شرم کی بات ہی کہ آر۔ پی مشن کا ایک منادتو بھاگ گیا۔ اب صرف دو نوعمر ناتجربہ کار لڑکے ان کے بنگلہ میں بیٹھے ہیں وہ کیا کرینگے۔ ایک اور شرم کی بات یہہ ہی کہ اس بنگلہ کے احاطہ کے دونوں طرف دو سائین بورڈ لگے ہیں جن پر لکھا ہی۔ کہ اس طرف سے گذرنا منع ہی۔ میں نے وہاں کے جوان مناد سے کہا کہ کیا خداوند یسوع کے دروازے پر کوئی ایسا سائین بورڈ لگا تھا۔ یہہ شرمناک نشان اوٹھا دینا چاہئے۔ ہر ایک کو آنیکی اجازت ملنی چاہئے۔ مجھے خیال تھا کہ وہ اوٹھاویگا۔ مگر دوسرے دن بھی دیکھا۔ تو وہ نشان موجود تھے۔ میں ڈاکٹر سکاٹ صاحب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ گنہگاروں کو اندر آنے کی اجازت دیویں +

نیز ایک بڑی بھاری غلطی ان مشنوں نے ایسی

کی ہے جو فی زمانہ فایدہ کے بجائے نقصان دینے والی ہے۔ چند روز ہوئے کہ میں انبالہ میں گیا۔ وہاں کے اے۔ پی۔ مشن کے کارندے وہاں کے۔ اے۔ پی۔ مشن کے منسٹری کی بڑی شکایت کرتے تھے۔ کہ اُس نے تمام مسیحیوں کو مشن احاطہ سے باہر نکال دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ شہر میں جاکر رہو۔ اور یہہ اب ہم سے نہیں ہو سکتا۔ میرے قیاس میں یہہ نہایت ہی مبارک حکم تھا۔ کیونکہ مسیحی نور ہے۔ چراغ جلاکر پیمانے کے تلے کوئی نہیں رکھتا۔ شہروں کے باہر مسیحی کارندوں کے رہنے کا کیا فایدہ۔ کیونکہ لوگوں کے درمیان نمک کی مانند ہوکر رہیں۔ مگر چونکہ مسیحی کارندے احاطوں میں رہ کر عادی ہو گئے ہیں۔ اس لئے یہہ حکم اُن کو سخت معلوم ہوتا ہے۔ مگر ایک نئی جگہہ تو پُرانی لکیر کے فقیر نہیں ہونا چاہتے۔ لایل پور میں تو شہر کے اندر مسیحیوں کو اور خاصکر کارندوں کو رہنا ضرور تھا۔ اگر پادری مارٹن صاحب شہر کے اندر نہیں رہ سکتے۔ دیسی کارندے تو رہ سکتے ہیں۔ کیوں اُنہوں نے اپنے دیسی کارندیکو شہر میں گھر نہیں لے دیا۔ اپنے خاگرد پیشے میں رکھ لیا ہے۔ وہ وہاں کیا کرے گا۔ اور۔ آر۔ پی۔ مشن نے اُس سے بھی بڑھ کر یہہ کیا۔ کہ اُن سے بھی دور دشتین کی طرف بنگلہ بنایا۔ حالانکہ اُن کے درمیان سب دیسی کارندے ہیں۔ جو شہروں اور گانوں کے درمیان رہنے کے عادی ہیں۔ لہذا میری التماس ہے۔ کہ وہ اس غلطی کو رفع کریں اور شہر میں مکان لیویں۔ تاکہ لوگوں پر اپنا نور چمکاویں۔

جھنگ لایل پور سے ۴۶ میل ہے۔ رستہ کچھ آباد بہت بنجر پڑا ہے۔ مگر آبادی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں کام کا اچھا موقعہ ہے۔ لوگ منادی کے وقت بہت جمع ہو جاتے ہیں۔ مگر یہہ ایسا سخت اور مشکل میدان ہے کہ پیٹ کے کتّے منادوں کا کام یہاں نہیں ہے۔ یہاں ایسے کارندے چاہئیں۔ جو اپنی جان کو ہمارے خداوند کی خاطر اور روحوں کی بہتری کے لئے خطرے میں ڈال سکیں۔ اپنی فکر چھوڑ دیں۔ صرف روحوں کے بچاؤ کی فکر ہو۔ اے میرے خدا ایسے ہی کارندے اس ملک میں بھیجدے۔

جھنگ میں مشہور ہے۔ کہ یہہ ضلع ٹوٹ جائیگا۔ لایل پور میں تبدیل ہوگا۔ لوگ بہت فکرمند ہیں۔ یہاں ہیر کی پختہ قبر ہے۔ جس پر سال میں ایک دفعہ میلا ہوتا ہے یہہ میاں رانجھا کی معشوقہ تھی۔ عورتیں اکثر اُس کو پوجتی ہیں۔ یہاں مدت تک دو مشنوں نے کام کیا۔ سی۔ ایم۔ ایس اور یو۔ پی۔ مشن نے یکے بعد دیگرے۔ مگر تاثیر اُن کی یہاں بہت کم معلوم ہوتی ہے۔ پادری ٹامس ہاول صاحب یہاں رہے۔ پادری ٹھاکرداس صاحب یہاں رہے۔ مگر استقلال کے ساتھ کسی نے یہاں کام نہیں کیا۔ شاید اس لئے کہ یہاں ریل نہیں۔ امید ہے کہ اب یہاں کچھ عرصہ بعد ریل آجائیگی۔ تب مشن بھی استقلال سے کام کریگا۔ میں پادری وگرم صاحب اور پادری وایٹ برخیت صاحب سے التماس کرتا ہوں۔ کہ آپ کے پاس جو سب سے لایق اور تجربہ کار کارندے ہوں۔ وہ اس علاقہ میں بھیجدیں۔ خدا آپ کو جزائے خیر دے۔

راقم

صدائے واعظ

نفی معجزات محمد صاحب از قرآن

پھر دیکھو سورۃ العنکبوت میں یوں لکھا ہے۔ وَقَالُوا لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ آيَاتٌ مِّن رَّبِّهِ قُلْ إِنَّمَا الْآيَاتُ عِندَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ۔ ترجمہ یعنے کہتے ہیں وے لوگ کیوں نہیں اُتارے گئے اُس پر نشانی منجانب خدا۔ کہو سوائے اس کے نہیں کہ نشانیاں نزدیک خدا کے ہیں اور سوائے اس کے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر۔

اس مقام قرانی سے بھی صاف اظہر ہوتا ہے کہ محمد صاحب نے نہ صرف معجزات ہی کے دکھانے سے انکار کیا بلکہ مزید برآں یہہ بھی قبول و منظور کر لیا کہ میں فقط ایک واعظ ہوں۔ کیونکہ واعظوں کا کام نصیحت دینا اور عوام الناس کو عذاب گناہ سے خوف بتانا ہے جیسا کہ انبیا کا فرض ہے کہ احکام رب العالمین لوگوں کو پہنچانا اور اگر کوئی شخص یا قوم اُن کی پیغام رسانی اور شریعت دانی پر شک و شُبہ لاوے۔ تو اُن کا اطمینان بذریعہ معجزات و کرامات کے کر دینا مگر محمد صاحب نے صرف طالبان معجزہ کے مقابلہ پر اپنے تیئں واعظ اور نصیحت دہندہ ظاہر کر کے اپنا پیچھا چھڑایا جو کہ سچے نبی کا شیوہ ہرگز نہیں ہے اور معجزات کی نسبت صاف اقرار کیا کہ وہ خدا کے پاس ہیں میرے پاس نہیں ہیں۔ یہہ سُنکر طالبان معجزہ نے نہایت تعجب کیا کہ باوجود دعوئی نبوت کے محمد صاحب پر معجزات نہیں اُترے۔ اس مقام پر بعض پردہ پوش محمدی یہہ حجت پیش کرتے ہیں کہ معجزات اجازت الہی پر موقوف ہیں مگر نفی اجازت کا اقرار خود زبانی محمد صاحب ثابت ہے۔ اور یہہ طالبان کے سوال سے خارج عذر ہے کیونکہ عدم اجازت پر ہی تو تعجب کرتے ہیں۔ اور طالبان معجزہ کے سوال کا یہہ مطلب ہرگز نہیں تھا کہ تم اپنی قدرت و قوت سے معجزہ دکھادو بلکہ صاف معلوم ہوتا ہے کہ وے تو اجازت الہی کے موافق مانگتے تھے اور محمد صاحب نے نفی اجازت کو بدل و جان منظور



کرلیا۔ اور صاف اقرار کردیا کہ معجزات میرے پاس نہیں ہیں۔ میں تو صرف نصیحت کرنے والا اور ڈرانے والا ہوں پس ناظرین نور افشاں کو معلوم ہووے کہ قرآن سے کماحقہٗ ثابت ہو کہ محمد صاحب نے کبھی معجزات نہیں دکھلائے۔ اور نہ اُن کو معجزات کے دکھانے کی کچھ لیاقت وطاقت تھی۔ مخفی نہ رہے کہ قرآن جس کو سارے محمدی کلام اللہ کہتے ہیں اور شب و روز اُس کی تلاوت وقرأت کو وسیلہ حصول حسنات آخرت جانتے ہیں اور اُس کی تعظیم وتکریم کرنا سعادت آخرت سمجھتے ہیں۔ اور یہی قرآن معجزات محمد صاحب کی نفی بیان کرتا ہو۔ فقط اُن کو واعظ ظاہر کرتا ہو۔ اگرچہ بعض مقامات قرآنی سے یہہ بھی ظاہر ہوتا ہو۔ کہ محمد صاحب نبی اللہ اور رسول خدا ہیں مگر افسوس کہ اُن کی نبوت ورسالت کی بابت کوئی دلیل نہیں بتاتا بلکہ اسکی بابت صمٌ بکمٌ ہو۔ ہاں اگر نبی کے معنے قرآنی اصطلاح میں واعظ اور نصیحت کنندہ کے ہیں تب ہمارا بالکل کوئی اعتراض محمد صاحب پر نہیں ہو۔ اس لئے کہ لفظ واعظ اور ناصح عام ہو۔ ہم اور ہمارے ہزاروں بھائی وعظ ونصیحت کرتے ہیں اس میں محمد صاحب کی کیا خصوصیت ہو۔ مگر محمدی صاحبان تو اس پر اکتفا نہیں کرتے ہیں بلکہ محمد صاحب کی بابت نہایت درجہ مبالغہ کرکے کہتے ہیں کہ وہ خاتم النبیین اور شفیع المذنبین ہیں اور یہہ ثابت کرنا ہمارے بھائی محمدیوں کے ذمہ ہو نامعلوم آج تک اسکا ثبوت کیوں نہیں دیتے۔ اگرچہ کئی ایک فاضل اجل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور بعض ان سے بھی بڑھکر امام یا مصلح قوم بن بیٹھے۔ لیکن محمد صاحب کو خاتم النبیین اور شفیع المذنبین ثابت نہ کرسکے اگرچہ کئی بار اُنہوں نے اِس بارہ بدل وجان کوشش بھی کی مگر تمام رایگان گئیں ؛

اور قرآن سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہو۔ کہ محمد صاحب نے مخالفوں پر از روئے دلایل بھی غلبہ حاصل نہیں کیا بلکہ دعویٰ بلا دلیل سے اپنی رسالت ونبوت کو مشتہر کرتے رہے اور جب ثبوت طلبی کا موقعہ ہوا تو اِس سے عاری ہوگئے اور دعویٰ ناصح اور واعظ کا کر بیٹھے۔ اور پھر محمدی عالم وفاضل یہہ دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ محمد صاحب نے ہزارہا معجزات دکھاے۔ مگر جب قرآن سے ثبوت طلب کرنے کا موقعہ ہوا۔ تو ہزارہا عذر اور تاویلیں کرنی شروع کیں جو کہ خردمندوں کے نزدیک قابل سماعت نہیں ہیں۔ پس قرآنی نفی نسبت معجزات محمدیہ ہمارے لئے کافی ووافی ثبوت ہو۔ پس بمقابلہ قرآن کے محمدیوں کی حدیثیں اور تواریخیں معتبر نہیں۔ بدیں وجہ کہ وے مصنف محمد صاحب کے زمانہ میں موجود نہ تھے اور نہ وے صاحب وحی اور الہام تھے کہ جن کی سند قابل اعتبار ہووے اور یہہ دقیقہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہو کہ ان کا بیان بھی قرآن کے مخالف ومتضاد پڑا ہوا ہو۔ اب اگر محمدیوں کی بات قبول کریں کہ معجزات مرقومہ احادیث نسبت محمد صاحب حق ہیں تو اول یہہ اقرار کرنا ضرور ہوگا۔ کہ قرآن کا بیان سچا نہیں ہو۔ اگرچہ اِس لفظ کے استعمال کرنے کی اجازت ہمیں محمدی ہرگز نہیں دینگے اور یہی ہمارا مقصد ہو کہ آں جناب محمد صاحب صاحبِ معجزات نہیں تھے۔ اور نہ اُن کی رسالت منجانب خدا تھی ؛

پس بخوبی قرآن سے ثابت ہوچکا ہو۔ کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ طالبان کو نہیں دکھایا۔ اگرچہ طالبان معجزہ نے از حد قسمیں بھی کھائیں کہ اگر تو ایک معجزہ بھی دکھاوے تو ہم فوراً آپ کی رسالت ونبوت کو قبول کرلیں گے۔ مگر محمد صاحب نے بجز انکار کے کچھ جواب نہ دیا ؛

بالفرض اگر کوئی ہوشیار محمدی کسی مشتبہ آیت قرآنی کو پیش کرے اور اُسے محمد صاحب کے معجزہ کی دلیل قرار دیوے تو بھی ثابت نہیں ہوسکے گا۔ کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ دکھایا۔ کیونکہ چند مقامات قرآنی سے ہم نے نفی معجزات محمدیہ ثابت کردی ہو پس بدیں صورت اثبات ونفی میں تعارض واقع ہوگا اور بموجب قاعدہ کے یہہ کہا جائیگا۔ اذا تعارض تساقط یعنے جب تعارض واقع ہوگا تو ساقط کیا جاوے گا جب یہہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی کہ محمد صاحب نے کوئی معجزہ نہیں دکھایا جو کہ سچے نبی کی ایک علامت ہو۔ تو اب ہم انشاءاللہ تعالیٰ یہہ دیکھیں گے کہ اُنہوں نے کوئی پیشین گوئی بیان کی ہو کہ جس سے اُن کی نبوت ورسالت حق تسلیم کی جاوے۔ پس یہہ امر بھی ظاہر ہو کہ محمد صاحب نے کوئی پیشین گوئی نہیں کہی ہو۔ اور نہ اُن کو پیشین گوئی کہنے کی لیاقت واستعداد تھی جیسا کہ ہم آیندہ ظاہر کرینگے ؛

الراقم

مولوی ابراہیم۔ ایس۔ پی۔ جی۔ مشن جہلم

اورکزئی مطیع ہوتے جاتے ہیں

اورکزئی فرقہ ایسا معلوم ہوتا ہو کہ بالکل مطیع ہوگیا ہو۔ اب تک اُنہوں نے ۸۳۲ رفیل واپس کی ہیں اور ۱۴۸۰۰۰ سرکاری روپیہ بھی دیدیا ہو۔ ان رفلوں میں سے ۲۱۵ رفیل اُن شرایط میں کی ہیں جو سرکار نے کی ہو۔ ان میں سے بہت سی خراب ہوئی ہیں۔ اب اورکزئیوں کے آدمی۔ عورتیں۔ لڑکے اور گلہ وغیرہ اپنے اپنے گھروں کو ہر جانب سے واپس آرہے ہیں ؛

واقعاتِ نوادرائین

ایک انگریز راجپوت صاحب کی پُر تاثیر تقریر پر ریویو

آپ نے امیر صاحب کی حمد و توصیف کے میدان میں جو سمند کلک کو جولان فرمایا ہی اُس کا رصد قنا کے سوائے جائے مقال و قیل و قال بہت کم ہی اور پھر یہہ کہ رموز سلطنت خویش خسرواں دانند۔ نقارخانہ میں طوطی کی آواز کا شنوا کون۔ لیکن یہہ امر پوشیدہ نہیں کہ سرکار دولتمدار کے تعلقات ارتباط اور دریا دل کے خیالات خواہ کسی نہج پر ہوں مِن ابتدا اورنگ نشینی تا ایں دم امیر صاحب کے ساتھہ جیسے مساہمت و مسالمت سے مستحکم چلے آئے ہیں عیاں راچہ بیاں۔ نہ تو دیدہ ہیں نہ شنیدہ مثلاً نصراللہ خان کا بلا خطاب شاہی و ولی عہدی سید ہے سادے طور پر ولایت میں تشریف لے جانا اور شاہزادے صاحب و وزیر اعظم معہ دیگر عمادِ سلطنت و لیڈی لینڈون صاحبہ کا لیت و موالفت سے پیش آنا۔ کیا عدو کو رام نہ کرے اندریں صورت کوئی صاحب نظر ہرگز یہہ خیال نہیں کرسکتا کہ اِس سلکِ محبت کے استحکام سے ایک تار بھی ٹوٹے۔ بلکہ دم بدم استواری و پائیداری کی امید ہی البتہ اِس موقعۂ کارزار کی سلسلہ جنبانی کے آغاز میں لا ینفی ایک لاکھہ بنادیق فی قیمت عا اِن دلیران بیکار و دلاوران کارزار کو جو دی گئیں تو وہ مثل ہوگئی یکے چشم سیدا ری دوم سر بہ دراں کردی

اہا ظالم چہا کردی بلا اندر بلا کردی

یہی امر خاص باعث طوالت و ہلاکت صد ہا بندگان خدا کا ہوا ورنہ حسب گذشتہ پیوستہ کبھی کا قلع قمع ہو کر خشوع و خضوع کی نوبت پہنچ گئی ہوتی۔ بہر حال امر ربی لا ینصرف تھا۔ اب بھی اگر خدا کو منظور ہی تو عنقریب دشمن پر ازار اپنے کیفر بدکردار کی سزا کو پہنچیں گے اور سر پر ہاتھہ رکھہ کر رو دیں گے۔ آج خدا تعالیٰ نے سرکار کا نجم اقبال و تزک و احتشام اِس اوج پر پہنچایا ہی کہ احاطہ عملداری میں آٹھہ پہر آفتاب تاباں و درخشاں رہتا ہی۔ اگر سرکار چاہیئے تو اس وقت دو تین لاکھہ فوج جرار و کرار ہمتہ استوار بھیجکر اِس فساد قلیل بنیاد کی ڈوری کاٹ سکتی ہی۔ جس نے مفسدہ ۱۸۵۷ء کو مشاہدہ کیا ہی اُس کے لئے بادی النظر میں یہہ سحر کہ خر سک طفلاں ہی آئندہ ہر چہ مشیتِ ایزدی

راقم

بندہ سر سلواڈور گبریل

بشپ تھوبرن صاحب کا دورہ

اجمیر میں

مورخہ ۲۰ نومبر ۱۸۹۵ء کو بوقت شام کے جناب بشپ تھوبرن صاحب۔ لیڈر میتھوڈسٹ مشن انڈیا۔ ایم ای چیپل قیصر گنج لیگ میں رونق افروز ہوئے۔ ہم کو بھی منجانب۔ ایم۔ ای۔ مشن بوجہہ اخبار نویسی خاص نوٹیفکیشن دیا گیا تھا۔ پس ہم نے بھی جانا مناسب سمجھا۔ اول۔ ڈسٹرکٹ سینیر و جونیر لیگس کی کاروائی حسب منشاء آئین میتھوڈسٹ عمل میں آئی۔ بعد ازاں دو صاحبان نے ایک بڑے سنجیدہ اور دلچسپ سبجیکٹ پر یکے بادیگرے بحث کی۔ ہم بھی اپنے ناظرین کی خاطر اُس کا خلاصہ بیان کر کے بتلاتے ہیں۔ اول مسٹر جان۔ ریچرڈ طرفدار علم نے پیشہ والے کی سخت بے عزتی کی۔ اور کہا کہ "ای بیہودہ عقل میں کھڑے ہونے تک کی تمیز نہیں واقعی سچ ہی کہ انسان بغیر علم حیوان سے بدتر ہوتا ہی"۔ اِس پر مسٹر ٹامس طرفدار پیشہ نے جواب دیا کہ "آپ جیسے علم دار حشرت الارض کی طرح پیدا ہو گئے ہیں۔ اور بہتی دوسری ریدر بچے مسٹر بنے ہوئے اِدھر اُدھر جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں۔ اور مانگی بھیک نہیں میسر ہوتی نعوذ باللہ منہا کہ آپ علم کے فواید بیان کرنے کو کھڑے ہوئے ہیں۔ اگر کچھہ پیشہ جانتے ہو تو اِس کرسی کے ٹوٹے پانو کو درست کر دیجئے۔ مسٹر ریچرڈ لگے بغل میں جھانکنے اتنے میں بیچارے کو اقلیدس کی وہ شکل یاد آئی جس میں یہہ مرقوم ہی کہ جب بڑی شے کو چھوٹی کے مساوی کرنا منظور ہو تو بڑی کو کاٹنا چاہیئے۔ پس آپ فوراً لے آری چوکی کے تین پانوں کاٹنے لگے۔ مسٹر ٹامس طرفدار پیشہ چلا اُٹھا۔ کہ "تیرا ستیا ناش ہو اور آگ لگے تیری اُقلیدس میں تو بنے ہوئے پانوں کو بھی کاٹتا ہی۔ (اِس پر بڑا قہقہہ ہوا) اور بولا کہ بھیا اگر بشپ صاحب کل "راجپوتانہ گزٹ" میں ایک ماسٹر یا کلرک کے لئے اشتہار دیں تو ہزاروں۔ بی۔ اے۔ ایم۔ اے۔ والوں کی درخواستیں آجائیں گی۔ لیکن اگر ایک بڑھئی یا لوہار کے واسطے اشتہار دیا جائے تو بنگلہ کوئی پھٹک کے بھی نہیں نکلے گا۔ پھر تیرے جیسے ادھ کچلے پڑھے کو تو ٹکے سیر بھی کوئی نہیں لیگا" (قہقہہ) غرضیکہ ان دونوں کی بحث کا خاتمہ بالخیر ہوا۔

بعد ازاں ریورینڈ۔ سی۔ ڈبلیو۔ ڈسوزا صاحب پریزائیڈنگ ایلڈر نے کہا کہ کوئی سررشتہ تعلیم کے افسر کی رائے لی جائے۔ اِس پر مسٹری بابو جگیند رناتھہ سیل صاحب ہیڈ ماسٹر نورڈم سکول اجمیر نے اپنی رائے



رائے ظاہر کی کہ حضرات علمائے زمانہ سابق نے علم کو بادشاہ اور ہنر کو وزیر قرار دیا ہے۔ لیکن فی زمانہ ہند کی حسب حالت ہنر کو بادشاہ اور علم کو اس کا وزیر قرار دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ علم ہی کی بدولت ایم اے بی اے۔ لوگوں نے "انڈین نیشنل کانگریس" قایم کر لی جس میں کہ ہر سال جمع ہو کے ڈٹی کی آڑ میں (سے) برٹش گورنمنٹ کے ایسے تیر لگانا چاہتے ہیں کہ پھر اُٹھ کے پانی تک مانگنے کی تاب نہ لا سکے (یاد رہے کہ رپورٹر کے والد بزرگوار شری بابو سریندرا ناتھ سیل صاحب سابق ڈسٹرکٹ پولس سپرنٹنڈنٹ باقر گنج (بنگالہ) کانگریس کے بڑے حامی ہیں۔ نہ صرف حامی ہی بلکہ ہر سال ڈیلیگیٹ ہو کے کانگریس میں بہت سی ایسی باتوں پر زور دیتے ہیں جن کے خلاف رپورٹر ہے) ملک میں پیشہ سے لوگوں کو شرم آنے لگی ہے اور یہی خاص وجہ ہے کہ ملک ہند بحر افلاس میں غوطے کھا رہا ہے۔ خصوصاً مسیحاں و اہل اسلام نے تو پیشہ کے نام سے قسم کھالی ہے صرف نوکری ہی کے لئے مرتے پھرتے ہیں۔ ایسی حالت میں مشن سکولوں میں جہاں لاکھوں روپیہ تعلیم علم انگریزی پر صرف کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ کسی انڈسٹریل ورکس پر صرف ہو تو دیکھئے روز عید اور شب شب برات ہونے لگے۔ غرضیکہ تمام جلسہ نے اس فیصلہ کو پسند کیا اور تائید کی کہ علم کے بجائے ہنر کی جانب زیادہ توجہ کی جاوے۔ بعد بشپ صاحب کی سپیچ اور کلمات برکت کے جلسہ برخاست ہوا۔ اس کے بعد بشپ صاحب نے ہم سے ہاتھ ملایا اور کچھ عرصہ تک بات چیت کرتے رہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمارے اڈیٹر صاحب اڈیٹوریل نوٹس میں اپنے بیش بہا ریمارکس ضرور دینگے (اس خاص مضمون پر)

رپورٹر

سرکاری خبریں

فہرست اسماء مقتولاں و مجروحان کپورتھلہ پلٹن جو ۷ ماہ نومبر ۱۸۹۷ء کو سرحد کورم کی گھاٹی موسومہ کرانا پر بطور قراول یعنے غنیم کی فوج اور موقعہ کی دیکھ بھال پر مامور تھا

مقتول

دیوا سنگھ	صوبہ دار
اُتم سنگھ	حوالدار میجر
سنت سنگھ	کوٹ حوالدار
گوپال سنگھ	نایک
حکم سنگھ	ایضاً
نبی بخش	ایضاً
سندر سنگھ نمبر ۵۹۰	ایضاً
نراین سنگھ	ایضاً
بھگت سنگھ نمبر ۶۹۷	لیس نایک
جوالا سنگھ نمبر ۵۵۲	ایضاً
خوشحال سنگھ نمبر ۸۷۳	ایضاً
قادر بخش نمبر ۶۷۱	پانیر
کھڑک سنگھ نمبر ۵۶۵	سپاہی
نند سنگھ نمبر ۹۱۸	ایضاً
دیال سنگھ نمبر ۶۱۸	ایضاً
پریم سنگھ نمبر ۹۳۴	ایضاً
لابھ سنگھ نمبر ۱۰۱۱	ایضاً
جوالا سنگھ نمبر ۹۷۸	ایضاً
سیج سنگھ نمبر ۱۹۸	ایضاً
بگا سنگھ نمبر ۴۶۹	ایضاً
ہیرا سنگھ نمبر ۴۰۸	ایضاً
روڑ سنگھ نمبر ۷۰۰	سپاہی
بھگوان سنگھ نمبر ۸۱۵	ایضاً
بھان سنگھ نمبر ۶۱۷	ایضاً
جوند سنگھ نمبر ۹۷۰	ایضاً
الیشر سنگھ نمبر ۶۴۱	ایضاً
نظام دین نمبر ۷۷۵	ایضاً
میران بخش نمبر ۹۵۳	ایضاً
بر سنگھ نمبر ۷۹۱	ایضاً
بدن سنگھ نمبر ۱۰۲۵	ایضاً
رام سنگھ نمبر ۵۶۹	ایضاً
جوالا سنگھ نمبر ۱۰۶۷	ایضاً
سوچیت سنگھ نمبر ۸۵۳	ایضاً
چندا سنگھ نمبر ۵۴۴	ایضاً
جیون سنگھ نمبر ۹۵۸	ایضاً
گنیش سنگھ نمبر ۹۹۵	ایضاً

مجروح

نند سنگھ نمبر ۶۷۷	سپاہی

العبـــــــــــــــــــد

پنڈت جانکی پرشاد شنگلو اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر منشی گورنمنٹ پنجاب

لودیانہ

حسب اشتہار مسیحی خدمت گذاراں متعلقہ پریسبٹریاں الہ آباد۔ فتح گڈھ۔ لاہور۔ اور لودیانہ کی کانفرنس ہوئی۔ تمام مضامین مشتہرہ پر تقریریں اور گفتگو ہوئی۔ اس کانفرنس میں دعا کی روح صاف طور پر ہر شریک کے چہرہ پر آشکارہ تھی۔ خداوند اپنے وعدے کے مطابق حاضر رہا۔ شرکا اُس کی حضوری محسوس کرتے رہے۔ یگانگت اور مسیحی محبت ہر ممبر پر طاری رہی۔ امید قوی ہے کہ اس کانفرنس کا نیک اثر بے پھل نہ رہیگا۔ راقم ایک حاضر

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

لنڈن نومبر ۲۵۔ آسٹریا کی وزارت میں عجیب دنگا ہوا اور کل کے اجلاس میں کوئی پاؤ گھنٹے تک دست بدست لڑائی ہوتی رہی۔ جو وزیر اس فساد میں شامل تھے وہ غالباً ماخوذ کئے جائینگے ؞

لنڈن نومبر ۲۴۔ تازہ خبروں میں بیان کیا جاتا ہے کہ اہل قلعہ نے اپنے ہتھیار حوالے کردئے ہیں ؞

میجر سیکڈانلڈ ایک بڑی فوج بگنڈا والوں کے ساتھ قلعہ لُبکس کے باقی ماندہ فسادیوں کو گھیرے ہوئے ہیں اور اُن کی گرفتاری یقینی سمجھی جاتی ہے ؞

کپتان ہیریسن اپنی فوج کے ہمراہ آگے بڑھ رہے ہیں کہ سوڈانیوں کے ہتیار لے لیویں ؞

شملہ نومبر ۲۴۔ ۲۳ تاریخ کو ایک کمبر خیل اور پانچ ملک خیل کے سپاہی جو خیبر رائفلز میں بھرتی تھے اور لنڈی کوتل میں اہل قلعہ کے ساتھ شامل تھے جمرود کو واپس معہ اپنی بندوقوں کے آگئے ہیں ؞

مُلّاں سید اکبر نے اکاخیل۔ کمبر خیل اور اُستری خیل اور کزیوں کا لشکر جمع کیا ہے تاکہ اُن کو جو چارہ وغیرہ کے لئے باہر جاویں اور بدرقہ رسانوں کو قتل کریں ؞

اُس نے مختلف فرقوں کو ترغیب دی ہے کہ ہماری فوج سے جنگ کریں اور اُن کو کہا ہے کہ سرکاری حد پر جو محمدیوں کے گانوں ہیں اُن پر چڑھائی نہ کریں ؞

مدّاخیل لوگ اور زیادہ اسباب واپس لائے ہیں جو انہوں نے سیفر میں لوٹا تھا۔ اِس اسباب میں لفٹنٹ سیٹن براون کی تلوار۔ چمڑے کی تھیلی اور دونوں آنکھوں کی دوربین بھی ہے ؞

بمبئی نومبر ۲۵۔ کل وبا سے بارہ وارداتیں اور بارہ اموات وقوع میں آئیں ؞

مدراس نومبر ۲۴۔ ایک اور مریض وبا کا مدراس میں مقام ولور سے چلا گیا ہے ؞

لنڈن نومبر ۲۶۔ پانچ ہزار البین والے ترکی حکام کے برخلاف باغی ہو گئے ہیں۔ سخت جنگ، مقام ویاکونہ کے نزدیک فوجوں کے درمیان ہوا ہے جس سے دونوں جانب کو بڑا ہرج ہوا ہے۔ کل ضلع میں بُری ہل چل ہے ؞

شملہ نومبر ۲۵۔ ایک بدرقہ رسان پر جو سامان جنگ لے جا رہا تھا ستورہ اور باغ کے درمیان ۲۴ کی شام کو ارہنگا کے شمال کی جانب بندوقیں فیر کی گئیں۔ ہماری طرف ایک ہسپتال اسسٹنٹ اور ایک گورکھا سپاہی مارے گئے۔ ایک خچر اور اُس کا چلانے والا گم ہے ؞

باغ نومبر ۲۵۔ آدم۔ ملک دین اور کمبر خیل کے جرگے پہنچ گئے ہیں اور تابعداری کا اقرار کرتے ہیں وہ کفیل دینے کو رضامند ہیں اور اَور لوگوں کو روکنے میں بھی مدد دینے کو راضی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہماری عورتیں اور بچے پہاڑیوں پر پڑے رہنے سے سردی گرمی سے تنگ آگئے ہیں ؞

کمپ باغ نومبر ۲۵۔ رائل سکاٹ فیوزلیرز کا ہیڈکوارٹر اور پرہ آج اِس جگہ کوچ کر کے آئے ہیں۔ کل فوج معہ افسران کو دل سے اُن کے سامنے آنے سے اُن کو مبارکباد دیتے ہیں ؞

اگست سے لے کے اب تک کوہاٹ میں وہ ٹھہرے رہے اور درہ الہن میں انہوں نے خوب کام کیا ؞

علی خیل اور کزئی اپنا جرمانہ روپیہ اور بندوقوں کی صورت میں ادا کر رہے ہیں پہلے انہوں نے دھوکہ دینے کی کوشش کی تھی کہ دیسی بنی ہوئی رئفلوں کو واپس کیا مگر اب وہ انگریزی ساخت بندوقیں لا رہے ہیں ؞

کل امید کی جاتی ہے کہ بہت جرگے آنے والے ہیں اور نارضامند ذکاخیل بھی ایسے نشان دکھا رہے ہیں کہ وہ سرکار کی شرائط کو ماننے پر آمادہ معلوم دیتے ہیں ؞

لنڈن نومبر ۳۰۔ ایک سخت طوفانی ہوا گریٹ برٹن کے ساحل پر چلی جس سے بڑا نقصان ہوا ہے۔ بیس جہاز بالکل غرق آب ہوئے اور اُن کے ملاح بھی تباہ ہوئے۔ اور تیس جہاز ٹوٹ گئے ۔ براڈسٹیرز اور شیرنس کے باندہ مسمار ہوئے

کمپ ستورہ نومبر ۳۰۔ ملک دین۔ آدم اور کمبر خیل کے جرگہ نے کرنل وار برٹن سے ملاقات کی۔ اُس کا نتیجہ خاطر خواہ نہیں ہوا اِن جرگوں نے پُرانی تلواروں وغیرہ اور بھیڑوں اور ایک رائفل کو جرمانہ کے عوض دینا چاہا مگر یہ نامنظور ہوا۔ وہ جرگہ رخصت کئے گئے۔ سب امن ہے ؞

لنڈن نومبر ۳۰۔ جو مطالبہ جرمنی نے چین سے ایک جرمن مشنری کے مقام شنتنگ میں مارے جانے کی تلافی میں کیا ہے اُس میں علاوہ کثیر جرمانہ کے ایک گرجہ کی تعمیر۔ اُن افسروں کو سزا دینا جو اِس قتل میں شامل تھے۔ شانتنگ میں ریل کی سڑک کی حق فروخت وغیرہ بھی شامل ہے چین نے اِس پیشکش کو ملتوی کیا ہے جب تک کیاچو خالی نہ کیا جاوے ؞

مضامین مفید المبتدین

ایک بے ایمان لوہار کی حکایت

ایک بزرگ اور بوڑھے دیندار کے ہمسائے میں ایک بے ایمان لوہار رہتا تھا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ ایک خادم دین صاحب نے اُس بوڑھے سے پوچھا کہ اے صاحب کیا آج آپ نے اپنے پڑوسی لوہار سے دین کی بابت کچھ بات چیت کی؟ اُس بُوڑھے نے جواب دیا کہ ہاں میں نے بہت دیر تک اُس سے باتیں کیں لیکن اُس کے سخت دل پر کچھ اثر نہ ہوا۔ کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ وہ نہایت شریر اور مُلحد ہے اور جب کبھی آپ کو دیکھتا ہے تو ہنستا ہے اور اُس نے میری باتوں کو بھی ٹھٹھے میں اُڑا دیا۔ اِس لئے میں سوچتا ہوں کہ اُس نے خدا کو چھوڑ دیا اُس کی شرارت اور بدی کا پیالہ لب ریز ہو کے چھلکتا ہے اور یوں وہ بے توبہ کی حالت میں مر جائے گا۔ اور اپنے کو ہلاک کرے گا۔ کیا اُس کی بھلائی کے لئے کچھ اور نہیں ہو سکے گا؟

خادم دین صاحب اُس کی بدحالت کا بیان سُنتے ہی اُٹھ کے اپنے کمرے میں چلا گیا کیونکہ اُس کے لئے بہت حیران اور فکرمند تھا۔ بہت دنوں سے ہر سبت کو خادم دین صاحب بڑی سرگرمی اور جستی سے نصیحت کرتے رہتے تھے لیکن اب جماعت کے لئے ایک بڑا ہی سنجیدہ وقت آ پہنچا۔ روح پاک نازل ہوئی اور جماعت نہایت زندہ دل و سرگرم ہو گئی چنانچہ بہت سے اپنی نجات کی تلاش کے فکر میں تھے کہ ہم نجات پانے کے لئے کیا کریں۔ اور بہت اور بھی روحانی ترقی سے خوش ہوتے تھے۔ غرض کہ ساری جماعت روحانی جنبش میں آ گئی اور برکت خداوندی تاثیر کی خواہشمند ہوئی۔ لیکن افسوس کی بات ہے جس وقت اُس کے چاروں طرف اِس قدر دلی تبدیلی واقعی ہو رہی تھی اور خدا کی روح جماعت پر نازل تھی اُس وقت وہ سنگ دل بے دین لوہار اپنی بدحالت میں مستقل اور مغروری میں کھڑا تھا اور جانتا تھا کہ میں نے انسانی اور روحانی تاثیرات کو اپنے سے دُور کیا ہے۔ خادم دین نے پہلے اکثر اُس سے ملاقات کی تھی لیکن کامیاب نہ ہوا تھا۔

الغرض جب جماعت رخصت ہونے کو تھی تب خادم دین نے اُسی بوڑھے دیندار سے جو اُس کا پڑوسی تھا درخواست کی کہ اے صاحب آپ پھر اِس بیدین لوہار سے بات چیت کیجئے اور کوشش کیجئے کہ وہ قایل ہو جائے۔ لیکن یہہ کام تو گویا طوفان سے جھگڑنا معلوم ہوا۔

سردی کی موسم جنوری کے مہینے میں ایک دفعہ رات کے وقت ایک کمرے میں انگیٹھی جل رہی تھی ہوا سرد چلتی تھی اور پالا ہوا کے چکر میں آ کے کھڑکی سے گذرتا تھا۔ اِس پوشیدہ خلوت خانے میں سے کہ جہاں خدا کے سوائے اور کوئی نہیں سُن سکتا تھا ایک غمآلودہ آواز نکلتی تھی۔ یہہ آواز اُسی بوڑھے دیندار مسیحی کی تھی جو اُس بے دین مُلحد لوہار کا پڑوسی تھا۔ اُس کی جان رنج میں مبتلا تھی۔ اِسی طرح بہت رات تک وہ اپنے خلوت خانے میں دعا مانگتا رہا۔ ہاں اُس کوٹھڑی میں یعقوب کی طرح ایک کُشتی اور اسرائیل کی موافق ایک غلبہ تھا۔ ہاں یہہ اُس عالی جناب اور قادر مطلق کے ساتھ کہ جس کے نزدیک کوئی بات نا ممکن نہیں ایک طرح کی بحث ہو رہی تھی تاکہ اُس کی عجیب قدرت و برکت ظاہر و آشکارہ ہو۔ یہہ دعا اور ضروری التماس کی رات تھی۔ ہاں بے شک یہہ سچی دعا تھی جس کو ایک آدمی اپنے دوست اور پڑوسی کے لئے مانگتا ہے۔

ایک دن شام کے وقت دستور کے موافق بڑی سنجیدگی سے بندگی ہو رہی تھی اور اِس قدر لوگ جمع ہوئے کہ گرجا گھر گنجایش سے زیادہ بھر گیا۔ وہ ایک نہایت خوشنما شام تھی اور روشن ستارے اُس گھر پر پرتاوے انداز تھے۔ تعریف کے گیت کی آواز ہر طرف سے نکلتی تھی۔ لیکن اِس جماعت میں ایک ٹوٹا ہوا دل ہے جس کی آواز اِس وقت سے پیشتر بندگی میں کبھی نہیں سُنی گئی۔ بے شک ایسا سنجیدہ وقت کبھی کبھی دیکھنے میں آیا ہے۔ ایک دوسرے کی آواز دعا میں بلند ہوتی جاتی تھی بہتوں کی آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے اور اکثر ٹھنڈی سانس بھرتے تھے غرض کہ سب کا چہرہ نہایت دلچسپ اور راحت پذیر تھا۔

جب بندگی تمام ہوئی تب ہر ایک اُٹھ کر خدا کی اُن برکتوں کا تذکرہ جو اُس وقت اُن کی روحوں پر نازل ہوئی تھیں ایک دوسرے سے کرنے لگا۔ اب اِس جماعت میں وہ لوہار بھی جو اِس وقت سے پہلے بیدین اور مُلحد تھا موجود تھا۔ اب دیکھو وہ تو مسیح میں نیا مخلوق اور اُس کا سچا بندہ ہے۔ اُس کا چہرہ موسیٰ کے چہرے کے موافق جب کہ وہ کوہ سینا پر تھا چمکتا ہے۔ جب وہ بولتا تھا تو اُس کے لبوں میں کپکپی تھی اُس کا سینا بھی نہایت شدت سے دھڑکتا تھا۔ غرض کہ وہ اب اپنا حال یوں بیان کرنے لگا کہ میں ایک جلی ہوئی لکڑی کی مانند ہوں اور تبدیلی جو مجھ میں اب واقعی ہوئی میرے لئے عجیب اور بے بیان ہے اور یہہ سب کچھ جو ہوا سو خدا کے فضل سے ہے۔

باقی آیندہ

کیا ہے۔جناب پوسٹیل صاحب نے آلارام ساگر سے اِس امر کا ثبوت مانگا ہے کہ آریہ سماجی انگریزی سلطنت کے مخالف یا باغی کس طرح ہیں۔نیتیا نند لبنیشور اننند کا چال چلن کیسا ہے۔یہہ کہاں کہاں سے نکالے گئے۔کہاں کہاں اُنھوں نے سرکار کے برخلاف لکھ دیئے۔آریہ سماج کے برخلاف سناتن دھرم کے مقدمات ایسے کہاں کہاں ہوئے کہ جنمیں سناتن دھرم کی جیت ہوئی +

بیداری ہندوستان کیلئے دعا کی تجویز

ذیل کے مضامین دعا کے تجویز کئے گئے ہیں۔اِن مضمونوں میں سے کسی پر زیادہ زور دینے کا موقع ہوگا یا اُن کی جگہہ دیگر مضامین بھی ٹھہرائے جا سکتے ہیں +

(۱) ہندوستان کی مسیحی کلیسیا۔قول فعل کی موافقت (کنسسٹنسی)۔ایمانداری۔برادری کے لئے۔

(۲) مشنری ایجنسی۔دانائی۔یگانگت۔طاقت کے لئے۔

(۳) مسیحی خدمت گذار۔ایمان۔دعا میں سرگرمی پاک روح کے لئے۔

(۴) ہندوستان کے بچوں کے لئے اور اُن ذریعوں کے جو اُن میں کام کرنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں +

(۵) ہندوستان کے نوجوانوں خصوصاً طالب علموں کے لئے۔

(۶) ہندوستان کی مستورات کے لئے۔

(۷) اہل اسلام کے لئے۔

(۸) ہندوستان میں یورپینیز کے لئے۔خصوصاً اسی ہزار گورہ سپاہیوں کے لئے۔

(۹) اُنکے لئے جنکو ابتک کلام نہیں سنایا گیا۔

(۱۰) بیداری ہندوستان کے لئے دعا کی روح کے لئے۔انتظاری کی روح کے لئے۔ریویول کی روح کے لئے۔خودانکاری کی روح کے لئے۔فتح کی روح کے لئے۔اِن سب سے بڑھکر خدا کی روح کے حاصل کرنے کے لئے جو اِن سب روحوں کا منبع ہے +

اِس ملک کی کُل مسیحی کلیسیا کی متفق اور باایمان دعا کے دن کے نتیجوں کو خیال میں رکھ کر کیا آپ اس دن یعنے اتوار ۷ دسمبر ۱۹۰۲ کو مخصوص نہ کرینگے تاکہ ہندوستان کی بیداری کے لئے خدا سے انتظاری کریں؟

دستخط

لکھنؤ کے بشپ صاحب الہ آباد وغیرہ

اطلاع

ناظرین و خریداراں اخبار کرسچن ایڈووکیٹ کو معلوم ہووے کہ اخبار کرسچن ایڈووکیٹ پریس میں کمی خرچ کی وجہہ سے اور دیگر رکاوٹوں کے سبب سے اکتوبر اور نومبر میں شایع نہیں ہوا اور ممکن ہے کہ ماہ جنوری سے پھر جاری ہوگا۔اکثر دیہاتی خریداراں نے قیمت اخبار سے منیجر کو محروم رکھا افسوس ہے!

از دفتر مشن پریس گوجرانوالہ ہ

پادری جی۔ایل۔ٹھاکرداس منیجر

پادری۔اے۔ایچ۔یوئنگ صاحب۔اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں۔ایم۔وائلی کے اہتمام سے چھپا۔